الأربعين

امام نووی کی جمع کی ہوئی چالیس حدیثیں

(دین کے مختلف شعبوں سے متعلق جامع اور بنیادی حدیثوں کا ایک مختصر مجموعہ)

تالیف

ابو زید ضمیر

islamiclectures.net | islamicpdfs.net | abuzaidzameer.com

الأَرْبَعُونَ النَّوَوِيَّةُ

من الأحاديث الصحيحة النبوية

امام نووی کی جمع کی ہوئی

چالیس حدیثیں

دین کے بنیادی احکام وآداب سے متعلق احادیث کا ایک مختصر مجموعہ

ابو زید ضمیر

فہرست

۱. اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے	۵
۲. اسلام، ایمان اور احسان کا بیان	۶
۳. اسلام کی بنیادیں	۸
۴. انسان کی تخلیق اور تقدیر	۹
۵. عمل کی قبولیت کا قاعدہ اور بدعت کی برائی	۱۱
۶. حلال وحرام کے سلسلہ میں تقویٰ کا اہتمام	۱۲
۷. دین خیر خواہی کا نام ہے	۱۳
۸. اسلام میں داخلہ اور جان ومال کی حرمت	۱۴
۹. نبی ﷺ کے حکم اور ممانعت میں فرمانبرداری	۱۵
۱۰. حلال کمائی اور قبولیت دعا	۱۶
۱۱. مشکوک چیز سے پرہیز کرنا	۱۷
۱۲. غیر مقصود چیزوں سے پرہیز کرنا	۱۸
۱۳. دوسروں سے سلوک کا پیمانہ	۱۹
۱۴. قتل کی حرمت اور اسلامی حدود	۲۰
۱۵. ایمان اور اسلامی اخلاق میں تعلّق	۲۱
۱۶. غصّہ سے پرہیز کرنا	۲۲
۱۷. احسان کی فضیلت	۲۳
۱۸. تقویٰ اور گناہوں کا کفّارہ	۲۴
۱۹. اللہ پر توکّل اور عقیدہ قضاء وقدر	۲۵
۲۰. حیاء کی اہمیت	۲۷

۲۱. ایمان اور استقامت کی اہمیت	۲۸
۲۲. فرائض کی کامل ادائیگی پر جنّت کا وعدہ	۲۹
۲۳. اعمال اور ان کے اثرات	۳۰
۲۴. اللہ کی عظمت اور انسان کی محتاجی	۳۱
۲۵. نیکی کے راستوں کی کثرت	۳۳
۲۶. صدقہ کا مقام اور اس کی صورتیں	۳۴
۲۷. انسان کے دل پر نیکی اور گناہ کے اثرات	۳۵
۲۸. اتباع سنت کی اہمیت اور بدعت کا انجام	۳۷
۲۹. زبان کی حفاظت	۳۸
۳۰. اسلام میں حلال وحرام کا قاعدہ	۴۰
۳۱. زہد کی فضیلت	۴۱
۳۲. دوسروں کو تکلیف دینے کی ممانعت	۴۲
۳۳. حقوق کے سلسلہ میں دعوی کے ساتھ دلیل کی ضرورت	۴۳
۳۴. برائیوں کو روکنے کی کوشش اور اسکے مراتب	۴۴
۳۵. مسلمان کے ساتھ اچھے سلوک کی اہمیت	۴۵
۳۶. دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت	۴۶
۳۷. نیکی اور گناہ کے سلسلہ اللہ کا فضل اور عدل	۴۷
۳۸. ولایت کا حصول اور اسکے لوازمات	۴۸
۳۹. اسلامی احکام میں انسانی مجبوریوں کی رعایت	۴۹
۴۰. دنیا میں رہ کر آخرت کی فکر اور تیاری کرنا	۵۰
۴۱. اپنی خواہشات کو شریعت کے تابع کرنا	۵۱
۴۲. اللہ کی رحمت اور گناہوں کی مغفرت	۵۲

١۔ اعمال کادار ومدار نیتوں پر ہے

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إلَى مَا هَاجَرَ إلَيْهِ.

رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِينَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بنُ إِسْمَاعِيل بن إِبْرَاهِيم بن الْمُغِيرَة بن بَرْدِزبَه الْبُخَارِيُّ الْجُعْفِيُّ [رقم:١]، وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بنُ الْحَجَّاج بن مُسْلِم الْقُشَيْرِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ [رقم:١٩٠٧] رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي "صَحِيحَيْهِمَا" اللذين هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ.[1]

امیر المومنین ابو حفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے سنا:

اعمال کا مدار نیّتوں پر ہے، اور ہر شخص وہی پائے گا جس کی اس نے نیت کی. لٰہذا جسکی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف تھی تو اسکی ہجرت واقعی اللہ اور اسکے رسول ہی کی طرف ہے، اور جسکی ہجرت دنیا کی طرف تھی کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف تھی کہ اس سے نکاح کرے تو ایسے شخص کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہے جسکی طرف اس نے ہجرت کی.

اس حدیث کو حدیث کے دونوں اماموں ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ بخاری جعفی نے، اور ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری نے اپنی صحیحین میں روایت کیا ہے، یہ دونوں کتابیں (حدیث کی) تمام کتابوں میں سب سے صحیح (یعنی معتبر) کتابیں ہیں.

---

[1] **صحيح البخاري**: بدع الوحي ١، كتاب الإيمان ٥٤، العتق ٢٥٢٩، كتاب مناقب الإنصار ٣٨٩٨، كتاب النكاح ٥٠٧٠، كتاب الأيمان والنذور ٦٦٨٩، كتاب الحيل ٦٩٥٣.

صحيح مسلم: كتاب الإمارة ١٥٥ - (١٩٠٧)

۲. اسلام، ایمان اور احسان کا بیان

عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه أَيْضًا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ! قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ. قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ. قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْنَا مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

[1] مسلم: كتاب الإيمان: ۱ – (۸)

حضرت عمرؓ ہی سے روایت ہے فرماتے ہیں، ایک دن ہم اللہ کے رسول ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا، جسکا لباس نہایت ہی سفید تھا، بال بالکل کالے تھے، اس پر سفر کا کوئی اثر نہ تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا. یہاں تک کہ وہ آکر نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا دیے اور دونوں ہتھیلیاں رانوں پر رکھ دیں اور کہا: اے محمد، مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے. اس پر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرے، زکوۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہو تو اللہ کے گھر کا حج کرے. اس نے کہا: آپ نے سچ کہا. اس کی اس بات پر ہمیں بڑا تعجّب ہوا کہ خود ہی پوچھتا ہے اور خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے. پھر اس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے. آپ ﷺ نے فرمایا: (ایمان یہ ہے) کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر ایمان لائے اور تقدیر کی بھلائی اور برائی پر ایمان لائے. اس نے کہا: آپ نے سچ کہا. پھر کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے. آپ ﷺ نے فرمایا: (احسان یہ ہے) کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے. اس نے کہا: مجھے قیامت کے (وقت) بارے میں بتائیے. آپ نے فرمایا: جس سے پوچھا گیا ہے وہ اس کے بارے میں پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا. اس نے کہا: مجھے اس کی نشانیاں ہی بتا دیجیے. آپ نے فرمایا: (اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکن کو جنم دیگی، اور تو ننگے پاؤں کپڑوں سے محروم، بکریاں چرانے والوں کو دیکھے گا کہ وہ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کر رہے ہیں. اسکے بعد وہ شخص چلا گیا، اور میں کافی دیر تک بیٹھا رہا. اللہ کے نبی ﷺ نے مجھ سے کہا: اے عمر، جانتے ہو یہ سوالات پوچھنے والا کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں. آپ نے فرمایا: یہ جبریل تھے، تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لیے آئے تھے.

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے.

٣. اسلام کی بنیادیں

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إلَهَ إلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. [1]

ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے سنا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے. اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، (اللہ کے) گھر کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا.

اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: كتاب الإيمان ٨ – صحيح مسلم: كتاب الإيمان ٢١ – (١٦)

۴. انسان کی تخلیق اور تقدیر

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷛ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ – وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ–: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٍّ أَمْ سَعِيدٍ فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. (۱)

ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم سے اللہ کے رسول ﷺ نے حدیث بیان کی اور آپ ﷺ الصادق المصدوق ہیں. آپ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس طرح ہوتی ہے کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں رہتا ہے، پھر اسی طرح علقہ کی شکل میں رہتا ہے، پھر اسی طرح مضغہ کی شکل میں رہتا ہے، پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے، تو اس میں روح پھونک دی جاتی ہے، اور چار چیزوں کے لکھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے. اس کا رزق، اس کی عمر، اس کا عمل اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید. اس ذات کی قسم جسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ایک آدمی جنتیوں جیسے اعمال کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسکے اور جنّت کے درمیان بس ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن پھر اس پر اللہ کا لکھا سبقت لے جاتا ہے اور وہ جہنمیوں جیسے اعمال کرنے لگ جاتا ہے یہاں تک کہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے.

[1] صحيح البخاري: بدء الخلق ٣٢٠٨ – صحيح مسلم: القدر ٢٤٤٣

اور ایک آدمی جہنمیوں کے اعمال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسکے اور جہنم کے درمیان بس ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن پھر اس پر اللہ کا لکھا سبقت لے جاتا ہے اور وہ جنتیوں کے اعمال کرنے لگ جاتا ہے اور جنّت میں داخل ہو جاتا ہے.

اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

۵. عمل کی قبولیت کا قاعدہ اور بدعت کی برائی

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. (١)

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ (٢) : **"مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ"** .

ام المومنین ام عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، جس نے ہمارے اس امر (یعنی دین) میں کوئی ایسی چیز نکالی جو اسمیں نہیں تھی تو وہ رد کر دی جائے گی.

اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے.

اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے:

جس کسی نے کوئی ایسا عمل کیا جسکے کرنے کا ہم نے حکم نہیں دیا تھا، وہ عمل رد کر دیا جائے گا.

---

[1] صحيح البخاري: الصلح ٢٦٩٧ – صحيح مسلم: الأقضية ١٧ - (١٧١٨)

[2] صحيح مسلم: الأقضية ١٨ - (١٧١٨) وأخرجه البخاري تعليقا في كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة: إذا اجتهد العامل أو الحاكم فأخطأ

٦. حلال وحرام کے سلسلہ میں تقویٰ کا اہتمام

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنْ النَّاسِ فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقْد اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَّا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ أَلَّا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. [1]

ابو عبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یوں فرماتے سنا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشکوک چیزیں ہیں جنھیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ لہٰذا جس شخص نے اپنے آپ کو ان شک والی چیزوں سے بچائے رکھا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا۔ اور جو ان مشتبہ چیزوں میں جا پڑا وہ حرام میں جا پڑا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک چرواہا اپنے جانور ایسی زمین کے قریب چرائے جو بادشاہ کے لیے خاص ہے، بہت ممکن ہے اسکے جانور اس منع کی ہوئی جگہ میں جا پڑیں اور چرنے لگیں۔ خبردار، ہر بادشاہ کی ایک خاص جگہ ہوتی ہے (جس میں لوگوں کا داخلہ منع ہوتا ہے۔) اور اللہ کی ممنوعہ جگہ وہ چیزیں ہیں جنہیں اس نے حرام کر دیا ہے۔ خبردار، جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، اگر وہ صحیح ہو جائے تو سارا جسم صحیح ہو جاتا ہے، اور اگر وہی بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ (یہ بات اچھی طرح جان لو کہ وہ گوشت کا ٹکڑا آدمی کا دل ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحيح البخاري: الإيمان ٥٢ – صحيح مسلم: المساقاة ١٠٧ – (١٥٩٩)

٧. دین خیر خواہی کا نام ہے

عَنْ أَبِي رُقَيَّةَ تَمِيمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الدِّينُ النَّصِيحَةُ. قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ لِلَّهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ [1].

ابو رقیہ تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت (خیر خواہی) کا نام ہے۔ ہم نے پوچھا: کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے امام کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم: الإیمان ٩٥ - (٥٥)

٨. اسلام میں داخلہ اور جان ومال کی حرمت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. (١)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے رضی اللہ عنہما روایت ہے، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کریں اور زکوۃ بھی ادا کریں. جب وہ ایسا کرلیں تو انہوں نے اپنے خون اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کرلیا، سوائے اسلام کے حق کے، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے.

اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: الإيمان ٢٥ — صحيح مسلم: الإيمان ٣٦ - (٢٢)

٩. نبی ﷺ کے حکم اور ممانعت میں فرمانبرداری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ صَخْرٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. (١)[1]

ابو ہریرہ عبد الرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یوں فرماتے سنا، جس چیز سے میں تمہیں منع کروں اس سے رک جاؤ، اور جس چیز کا میں تمہیں حکم دوں اسے اپنی استطاعت کے مطابق پورا کروں، کیونکہ تم سے پہلوں کو سوالوں کی کثرت اور اپنے نبیوں سے اختلاف ہی نے ہلاک کیا ہے.

اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: الإعتصام بالكتاب والسنة ٧٢٨٨ – صحيح مسلم: الفضائل ١٣٠ – (١٣٣٧)

١٠. حلال کمائی اور قبولیت دعا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ : يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِّيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لَهُ؟. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.[1]

ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہیں، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ طیب ہے، اور وہ سوائے طیّب کے کوئی اور چیز قبول نہیں کرتا، اور اس نے ایمان والوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا، اللہ تعالی نے فرمایا:

{ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنْ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا}

(اے رسولو، طیبات (پاک چیزوں) میں سے کھاؤ اور نیک اعمال کرو)

اور فرمایا: { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ }

(اے ایمان والو، جو پاک چیزیں ہم نے تمھیں بطور رزق دی ہیں، انھیں میں سے کھاؤ)

پھر اللہ کے نبی ﷺ نے ایک شخص کا ذکر کیا جو لمبے سفر پر ہے، بال بکھرے ہوئے ہیں، گرد و غبار میں اٹا ہوا ہے، اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر پکار رہا ہے، یارب! یا رب! لیکن (حال یہ ہے کہ) اسکا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے، وہ حرام ہی پر پل رہا ہے، اب اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح مسلم: الزكاة ٦٥ - (١٠١٥)

۱۱۔ مشکوک چیز سے پرہیز کرنا

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سِبْطِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَيْحَانَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.[1]

ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنھما، نبی ﷺ کے نواسے اور آپ کی خوشبو، سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ سے یہ بات اچھی طرح محفوظ کرلی ہے: جو چیز تمہیں شک میں ڈال دے اسے چھوڑ کر تم اس چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے۔

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے، اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

[صحیح]

[1] سنن الترمذي: ٢٥١٨، سنن النسائي: ٥٧١١

(مسند أحمد ترمذي ابن حبان) عن الحسن. [صحيح الجامع ٣٣٧٨] (صحيح)

(مسند أحمد) عَن أنس (نسائي) عَن الْحسن بن عَليّ (طبراني) عَن وابصة بن معبد (خطّ) عن ابن عمر. [صحيح الجامع ٣٣٧٧] (صحيح)

۱۲. غیر مقصود چیزوں سے پرہیز کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ.

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وابن ماجه. [۱]

ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ جن چیزوں سے اس کا تعلّق نہیں انھیں چھوڑ دے۔

یہ حدیث حسن ہے، اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

[صحیح]

[1] سنن الترمذي: ٢٣١٧، سنن ابن ماجه: ٣٩٧٦

(ترمذي ابن ماجه) عَن أبي هُرَيْرَة (مسند أحمد طبراني) عَن الْحُسَيْن بن علي (الحاكم في الكنى) عن أبي بكر الشيرازي وعن أبي ذر (الحاكم فِي تَارِيخه) عَن عَليّ بن أبي طَالب (طبراني الصغير) عن زيد ابن ثابت (ابن عساكر) عن الحارث بن هشام. [صحيح الجامع ٥٩١١] (صحيح)

١٣. دوسروں سے سلوک کا پیمانہ

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. [1]

ابو حمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول ﷺ نبی ﷺ سے یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک (کامل) ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو خود اپنے لیے پسند کرتا ہے.

اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: الإيمان ١٣ – صحيح مسلم: الإيمان ٧١ - (٤٥)

۱۴. قتل کی حرمت اور اسلامی حدود

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ [يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله] إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. (۱)

ابن مسعود رضي الله عنه سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی (معبود) برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں اسکا خون (یعنی قتل) ہرگز حلال نہیں سوائے تین لوگوں کے: شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان اور دین (اسلام) کا چھوڑنے والا، جماعت سے الگ ہو جانے والا.

اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: الديات ٦٨٧٨ – صحيح مسلم: كِتَابُ الْقَسَامَةِ وَالْمُحَارِبِينَ وَالْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ ٢٥ - (١٦٧٦)

۱۵۔ ایمان اور اسلامی اخلاق میں تعلّق

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاَللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاَللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاَللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِم. (١)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ خیر کی بات کرے ورنہ چپ رہے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔

اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحيح البخاري: الرقاق ٦٤٧٥ – صحيح مسلم: الإيمان ٧٤ – (٤٧)

١٦. غصّہ سے پرہیز کرنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ أَنْ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَوْصِنِي. قَالَ: لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [١]

ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا: مجھے وصیت کیجیے. آپ نے فرمایا: غصّہ نہ کر. اس نے کئی مرتبہ اپنا سوال دوہرایا. آپ نے جواب دیا: غصّہ نہ کر.

اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: الأدب ٦١١٦

١٧. احسان کی فضیلت

عَنْ أَبِي يَعْلَى شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [١]

ابو یعلی شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالی نے ہر چیز پر احسان لکھ دیا ہے. لہٰذا جب تم قتل بھی کرو تو اچھے طریقہ سے قتل کرو، اور جب تم ذبح کرو تو بہتر طریقہ سے ذبح کرو، اور تم میں سے ہر ایک اپنی چھری تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے.

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح مسلم: كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ ٥٧ - (١٩٥٥)

١٨. تقویٰ اور گناہوں کا کفّارہ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ جُنْدَبِ بْنِ جُنَادَةَ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتْبِعْ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقْ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (١)

وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَفِي بَعْضِ النُّسَخِ: حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ابو ذر جندب بن جنادہ اور ابو عبد الرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنھما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ، اور برائی ہو جانے پر اسکے بعد بھلائی کر لے، وہ اسے مٹا دیگی، اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ.

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے.

اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے اور بعض نسخوں میں ہے: حسن صحیح ہے.

[حسن]

---

1 سنن الترمذي: ١٩٨٧

(ابو داود مسند أحمد ترمذي حاكم شعب الايمان) عَن أبي ذَر (مسند أحمد ترمذي شعب الايمان) عَن معَاذ (ابْن عَسَاكِر) عن أنس. [صحيح الجامع ٩٧] (حسن)

۱۹. اللہ پر توکّل اور عقیدہ قضاء وقدر

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْت خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامِ! إنِّي أُعَلِّمُك كَلِمَاتٍ: احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْك احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَك إذَا سَأَلْت فَاسْأَلْ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْت فَاسْتَعِنْ بِاَللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوك بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوك إلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَك وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوك بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوك إلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْك رُفِعَتْ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتْ الصُّحُفُ .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ [1] وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

وَفِي رِوَايَةِ غَيْرِ التِّرْمِذِيِّ : احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ أمامك، تَعَرَّفْ إلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفُك فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. [2]

عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دن میں اللہ کے رسول ﷺ کے پیچھے سوار تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے بچے، میں تجھے کچھ باتیں سکھاتا ہوں (انھیں یاد رکھنا)، اللہ کی حفاظت کر، اللہ تیری حفاظت کرے گا. اللہ کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا. جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ، اور مدد چاہے تو اللہ ہی سے مدد طلب کر. یہ بات جان لے کہ سارے بندے اگر مل کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے، سوائے اسکے جو خود اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے. اور اگر سارے بندے مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے

---

[1] سنن الترمذي [٢٥١٦]

[2] قال الألباني: رواه أحمد عن ابن عباس وإسناده صحيح لغيره كما بينته في "ظلال الجنة تخريج السنة" لابن أبي عاصم. يراجع "١٣٨". [التوسل أنواعه وأحكامه ص ٣٥]

سوائے اس کے جو خود اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے. قلم اٹھا لیے گئے اور سیاہی سو کھ چکی.

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے. [صحیح]

ترمذی کے علاوہ دوسروں نے یہ بھی اضافہ روایت کیا ہے:

اللہ کی حفاظت کر، تو اسے اپنے سامنے پائے گا. تو اللہ کو اچھے حال میں یاد رکھ، وہ تجھے تکلیف کے حال میں یاد رکھے گا. یہ بات جان لے کہ جو چیز تجھ سے چوک گئی وہ تجھے ملنے والی نہ تھی، اور جو چیز تجھے پہنچی ہے وہ تجھ سے چوکنے والی نہ تھی. یہ بھی جان لے کہ (اللہ کی) مدد صبر کے ساتھ ہے، اور کشادگی تکلیف کے ساتھ ہی ہے. اور ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے.

[صحیح لغیرہ]

٢٠. حیاء کی اہمیت

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (١)

ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: پچھلے زمانے کے انبیاء کے کلام سے جو باتیں بعد والوں کو ملی ہیں ان میں سے (ایک بات) یہ بھی ہے کہ جب تجھے حیاء ہی محسوس نہ ہو تو پھر جو چاہے کر.

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: أحاديث الأنبياء ٣٤٨٤

۲۱. ایمان اور استقامت کی اہمیت

عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَقِيلَ: أَبِي عَمْرَةَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [(١)]

ابو عمرو اور - بعض نے ابو عمرہ بھی کہا ہے — سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے (اللہ کے رسول ﷺ سے) کہا: اے اللہ کے رسول، اسلام کے سلسلہ میں مجھے کوئی ایسی بات بتادیجیے کہ آپ کے سوا پھر مجھے کسی اور سے (اسکے بارے میں مزید) پوچھنے کی ضرورت باقی نہ رہے. آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ "میں اللہ پر ایمان لایا"، پھر اس (بات) پر استقامت اختیار کر.

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح مسلم: الإيمان ٦٢ - (٣٨)

۲۲. فرائض کی کامل ادائیگی پر جنّت کا وعدہ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَأَيْت إذَا صَلَّيْت الْمَكْتُوبَاتِ وَصُمْت رَمَضَانَ وَأَحْلَلْت الْحَلَالَ وَحَرَّمْت الْحَرَامَ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ [رقم:١٥]. [1]

ابو عبد اللہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا، اس نے کہا: اگر میں فرض نمازیں پڑھوں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام، اور اس سے زیادہ نہ کروں تو کیا میں جنّت میں جا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کی ہے۔

[1] صحیح مسلم: الإيمان ١٦ - (١٥)

٢٣. اعمال اور ان کے اثرات

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآنِ –أَوْ: تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [1]

ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: پاکی آدھ ایمان ہے، اور الحمد للہ ترازو کو بھر دیتا ہے، اور سبحان اللہ والحمد للہ (یہ کلمہ یا دونوں کلمے) آسمان وزمین کے درمیان کی پوری جگہ کو بھر دیتا ہے- یا فرمایا: بھر دیتے ہیں- ، اور نماز نور ہے، اور صدقہ دلیل ہے، اور صبر روشنی ہے، اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت (یعنی دلیل یا گواہ) ہے. ہر شخص (کوشش کے لیے) نکلتا ہے، پھر اپنے آپ کو بیچ کر خود کو (جہنّم سے) آزاد کرالیتا ہے یا پھر ہلاکت میں ڈال دیتا ہے.

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح مسلم: الطهارة ١ – (٢٢٣)

۲۴. اللہ کی عظمت اور انسان کی محتاجی

عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رضي الله عنه عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ: يَا عِبَادِي: إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُه بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُه فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُه فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ. يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُه فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ. يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ. يَا عِبَادِي! إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا. يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَه مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. يَا عِبَادِي! إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدْ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [1]

ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ خود اللہ کے نبی ﷺ نے اللہ سے روایت بیان کی، اللہ تعالی فرماتا ہے:

[1] صحيح مسلم: البر والصلة والآداب ٥٥ – (٢٥٧٧)

اے میرے بندو، میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے، اور تم پر بھی آپس میں ظلم کرنا حرام قرار دیا ہے، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو، تم سب ہدایت سے محروم ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں، تم مجھ سے ہدایت مانگو، میں ضرور تمہیں ہدایت دونگا۔

اے میرے بندو، تم سب بھوکے ہو سوائے اسکے جسے میں کھلاؤں، لہٰذا تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا.

اے بندو، تم سب لباس سے محروم ہو، سوائے اس کے جسے میں لباس عطا کروں۔ تم مجھ سے لباس مانگو، میں ضرور تمہیں لباس عطا کرونگا۔

اے بندو، تم رات دن غلطیاں کرتے ہو، اور میں غلطیوں کو معاف کرنے والا ہوں، تم مجھ سے مغفرت مانگو، میں ضرور تمہاری مغفرت کرونگا۔

اے بندو، تم سب مل کر بھی میرا کچھ نقصان نہیں کر سکتے اور نہ ہی تم سب مل کر مجھے فائدہ پہنچا سکتے ہو۔

اے میرے بندو، تم سب کے سب، اولین سے آخرین تک، جنّات بھی اور انسان بھی، سب سے متقی شخص کے دل کی طرح ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ بھی اضافہ نہیں ہوگا۔

اے بندو، اگر تم سب، اولین سے آخرین تک، جنّات اور انسان کسی بدترین گنہگار شخص کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہت میں اس سے کوئی بھی کمی نہ ہوگی۔

اے بندو، تم سب کے سب، جنّات اور انسان، جمع ہو کر ایک ساتھ مجھ سے مانگیں اور میں انھیں انکی مانگی ہوئی چیز دے بھی دوں تو اس سے میرے پاس جو کچھ ہے اسمیں اتنی کمی بھی نہ ہوگی جتنی کمی سمندر میں سوئی ڈبونے سے اس سمندر میں ہوتی ہے۔

اے میرے بندو، یہ تو بس تمہارے ہی اعمال ہیں جنھیں میں تمہارے لیے محفوظ کرکے رکھ رہا ہوں پھر (ان کا بدلہ) پوری طرح تمہیں عطا کرونگا۔ لہٰذا جس کو بھلائی (یعنی انعام) ملے وہ اللہ ہی کی حمد کرے اور جسے برائی (یعنی سزا) ملے وہ خود اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے.

٢٥. نیکی کے راستوں کی کثرت

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه أَيْضًا أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأُجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ. قَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَّدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ، كَانَ لَهُ أَجْرٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [1]

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے صحابہ میں سے بعض نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول، مالدار لوگ سارے اجر لے گئے، ہماری طرح وہ بھی نماز پڑھتے ہے، ہمارے ساتھ وہ بھی روزہ رکھتے ہے، لیکن وہ اپنے زائد مالوں کو صدقہ کر دیتے ہیں (جو ہم نہیں کر سکتے.) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کے اور راستے پیدا نہیں کر دیے ہیں؟ ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، بھلائی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، یہاں تک کہ تمہارا اپنی بیویوں سے صحبت کرنا بھی صدقہ ہے. انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول، ہم میں سے ایک شخص اپنی شہوت پوری کرتا ہے اور اسے اس پر بھی اجر ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا: بتاؤ، اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرتا تو کیا اس پر گناہ کا بوجھ نہ ہوتا؟ بس اسی طرح جب اس نے حلال طریقہ سے اپنی خواہش پوری کی تو اسکے لیے اجر ہے.

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح مسلم: الزكاة ٥٣ - (١٠٠٦)

٢٦. صدقہ کا مقام اور اس کی صورتیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَتُمِيطُ الْأَذَى عَنْ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ. [1]

ابوہریرہ ﷛ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اس میں آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ (دینا ضروری) ہے. دو آدمیوں کے درمیان عدل (کی بنیاد پر فیصلہ) کرنا صدقہ ہے، کسی آدمی کو اسکی سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا یا اسکی متاع (چیز) اٹھا کر اسے سواری پر رکھ دینا صدقہ ہے، اچھی بات صدقہ ہے، نماز کی طرف چلنے والا ہر قدم صدقہ ہے، اور راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دینا صدقہ ہے.

اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: الجهاد والسير ٢٩٨٩ – صحيح مسلم: الزكاة ٥٦ – (١٠٠٩)

۲۷. انسان کے دل پر نیکی اور گناہ کے اثرات

عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِك وَكَرِهْت أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ [رقم:۲۵۵۳]. (۱)

وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: جِئْت تَسْأَلُ عَنْ الْبِرِّ؟ قُلْت: نَعَمْ. فقَالَ: استفت قلبك الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَأَنَّ إلَيْهِ الْقَلْبُ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاك النَّاسُ وَأَفْتَوْك.

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَيْنَاهُ فِي مُسْنَدَي الْإِمَامَيْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَالدَّارِمِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. (۲)

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے جی میں کھٹکے اور تجھے یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو وہ بات معلوم ہو جائے.

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے.

وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا. آپ ﷺ نے مجھ سے کہا: کیا تم نیکی سے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں. آپ نے فرمایا: اپنے دل سے فتویٰ طلب کرو. نیکی وہ ہے جس پر آدمی کا نفس مطمئن ہو جائے اور اس کے دل میں اطمینان پیدا ہو جائے، اور گناہ وہ ہے جو جی میں کھٹکتا رہے،

---

1 صحيح مسلم: البر والصلة والآداب ١٤ - (٢٥٥٣)

2 مسند أحمد ط الرسالة (٢٥/ ٤٥٧) رقم ١٦٠٥٩ والدارمي [٢٥٧٥] وصحيح الترغيب للألباني [١٧٣٤] (حسن لغيره)

اور اور سینے میں تردّد پیدا کردے، چاہے فتویٰ دینے والے تجھے فتویٰ بھی دے چکے ہوں.

یہ حدیث حسن ہے، ہم نے اسے دونوں اماموں کی مسندوں، مسند احمد اور مسند دارمی میں روایت کیا ہے.

[حسن لغیرہ]

۲۸. اتباع سنت کی اہمیت اور بدعت کا انجام

عَنْ أَبِي نَجِيحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَأَوْصِنَا قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ [1] وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

ابو نجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہے: ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ایسا وعظ سنایا کہ جس سے دل دہل گئے اور آنکھیں نم ہو گئیں. ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول، آپ کا یہ وعظ تو وداع ہونے والے کے وعظ کی طرح ہے. لہٰذا آپ ہمیں وصیت کیجئے. آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے تقویٰ (یعنی اللہ سے ڈرنے) کی وصیت کرتا ہوں، اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں چاہے تم پر کسی ہی غلام کو امیر بنا دیا جائے. اس لیے کہ تم میں سے جو بھی زندگی پائے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، پس تم پر میری سنّت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنّت کی پیروی ضروری ہے. اسے اپنی داڑھوں سے مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو، اور خبردار، (دینی) امور میں نئی نئی چیزوں سے بچو، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے.

اس حدیث کو امام ابو داود اور ترمذی نے روایت کیا ہے.

اور (امام ترمذی) نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے. [صحیح]

---

[1] أَبُو دَاوُدَ [٤٦٠٧]، وَالتِّرْمِذِيُّ [٢٦٧٦]

(مسند أحمد ابو داود ترمذي ابن ماجه حاكم) عن العرباض بن سارية. [صحيح الجامع ٢٥٤٩] (صحيح)

٢٩. زبان کی حفاظت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْت يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدْنِي مِنْ النَّارِ قَالَ: لَقَدْ سَأَلْت عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّك عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ تَلَا: {تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ} حَتَّى بَلَغَ {يَعْمَلُونَ} ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُك بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْت: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُك بِمَلَاكِ ذَلِكَ كُلِّهِ؟ فقُلْت: بَلَى يَا رَسُولَ الله ! فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ وَقَالَ: كُفَّ عَلَيْك هَذَا. قُلْت: يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْك أُمُّك وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ -أَوْ قَالَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ- إلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ؟!.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (١)

معاذ بن جبل رضي الله عنه سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے جنّت میں داخل کر دے اور جہنّم سے دور کر دے. آپ نے فرمایا: تم نے ایک بہت عظیم چیز کا سوا کیا ہے، اور یہ چیز اس شخص کے لیے بہت آسان ہے جسکے لیے خود اللہ تعالی اسے آسان کر دے. تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے

---

[1] التِّرْمِذِيُّ [رقم:٢٦١٦]

(مسند أحمد ترمذي حاكم ابن ماجه شعب الايمان) عَن معَاذ (طبراني شعب الايمان) [صحيح الجامع ٥١٣٦] (صحيح)

رکھواور اللہ کے گھر کا حج کرو. پھر فرمایا: کیا میں تمھیں خیر کے دروازے نہ بتادوں؟ روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہ کو ایسے مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھادیتا ہے، اور رات کے وقت ادا کی جانے والی نماز، پھر آپ نے یہ آیات پڑھی {تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ} ان (نیک بندوں) کے پہلو اپنے بستروں سے علاحدہ ہی رہتے ہیں، یہاں تک کہ آپ نے {يَعْمَلُونَ} تک پڑھا. پھر کہا: کیا میں تمہیں دین کی جڑ، اس کا ستون اور اس کا سب اونچا حصّہ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، ضرور بتائیں. آپ نے فرمایا: دین کی جڑ اسلام (یعنی کامل فرمانبرداری یا شہادتین کا اقرار) ہے، اس کا ستوں نماز ہے، اور اس کا سب سے اونچا حصّہ جہاد ہے. پھر فرمایا: کیا میں تمہیں ان تمام چیزوں کی اصل بنیاد نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، ضرور بتائیں. آپ نے اپنی زبان کو پکڑ کر کہا: اس کو روکے رکھو. میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، ہم زبان سے جو باتیں کرتے ہیں ان باتوں پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ فرمایا: تجھے تیری ماں گم کردے، کیا لوگوں کی زبان کی فصل (یعنی کمائی) ہی وہ چیز نہیں جو انھیں منہ کے بل - یا فرمایا ناک کے بل - گھسیٹ کر جہنّم میں لے جائے گی؟

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے.

[صحیح]

۳۰. اسلام میں حلال وحرام کا قاعدہ

عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ جُرْثُومِ بن نَاشِبٍ ﷛ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَيْرَ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا.

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَغَيْرُهُ. [1]

ابو ثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشب ﷛ سے روایت ہے، وہ اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کرتے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے فرائض مقرّر کردیے ہیں، انھیں ہرگز ضائع نہ کرو، اور اس نے کچھ حدیں مقرّر کردی ہیں، انھیں پار نہ کرو، اور اس نے کچھ چیزوں کو حرام کردیا ہے، ان حرام چیزوں میں نہ جاپڑو، اور بعض چیزوں کے سلسلہ میں اس نے سکوت اختیار کیا ہے، بھول کر نہیں بلکہ تم پر رحم کرتے ہوئے، لہٰذا ان چیزوں کی کھود کرید میں نہ پڑو۔

یہ حدیث حسن ہے، امام دار قطنی وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے۔

[ضعیف]

---

[1] الدارقطني [٤٣٩٦] قال الألباني في غاية المرام رقم ٤ (ضعيف)

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ: مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ فَاقْبَلُوا مِنَ اللَّهِ عَافِيَتَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ {وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا} [مريم: ٦٤]

(قط هق ك البزار الطبراني في مسند الشاميين) [الصحيحة ٢٢٥٦، غاية المرام رقم ٢] (حسن)

ابو درداء ﷛ سے روایت ہے، وہ اسے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ: اللہ نے اپنی کتاب میں جس چیز کو حلال قرار دیا وہ حلال ہے، اور جسے حرام قرار دیا وہ حرام ہے، اور جس چیز کے سلسلہ میں سکوت اختیار کیا وہ عافیت ہے، تو اللہ کی طرف سے عطا کی گئی عافیت کو قبول کرلو، اس لیے کہ اللہ تعالی کبھی بھولتا نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: {وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا} اور تیرا رب کبھی بھولتا نہیں۔ [مریم ۶۴]

(دار قطنی، بیہقی، حاکم، بزار، مسند الشامیین میں طبرانی) [الصحیحۃ ۲۲۵۶، غایۃ المرام رقم ۲] (حسن)

۳۱. زہد کی فضیلت

عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ﵁ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ: ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللَّهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ.

حديث حسن، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَغَيْرُهُ بِأَسَانِيدَ حَسَنَةٍ. (۱)

ابو عبّاس سہل بن سعد الساعدی ﵁ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک شخص نبی ﷺ کی خدمات میں حاضر ہوا، اور کہا: اے اللہ کے رسول، مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے کے اسکے کرنے سے اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی محبّت کرنے لگیں. آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرو، اللہ تم سے محبّت کرے گا، اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہو جاؤ، لوگ بھی تم سے محبت کرنے لگیں گے.

یہ حدیث حسن ہے، اسے امام ابن ماجہ وغیرہ نے حسن سندوں سے روایت کیا ہے.

[صحیح]

[1] ابْنُ مَاجَهْ [۴۱۰۲]، (ابن ماجه طبراني حاكم شعب الايمان) عن سهل بن سعد. [صحيح الجامع ۹۲۲] (صحيح) [الصحيحة ۹۴۰]

۳۲. دوسروں کو تکلیف دینے کی ممانعت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ.

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارَقُطْنِيّ وَغَيْرُهُمَا مُسْنَدًا. وَرَوَاهُ مَالِكٌ فِي "الْمُوَطَّإِ" عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا، فَأَسْقَطَ أَبَا سَعِيدٍ، وَلَهُ طُرُقٌ يُقَوِّي بَعْضُهَا بَعْضًا. [1]

ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری ﷺ سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اسلام میں) نہ ضرر ہے نہ ضرار. [2]

یہ حدیث حسن ہے، اسے ابن ماجہ اور دار قطنی وغیرہ نے مسنداً روایت کیا ہے.

اور امام مالک نے موطا میں عمرو بن یحیٰی عن ابیہ عن النبی ﷺ کے طریق سے مرسلاً روایت کیا ہے. پس انہوں نے سند سے ابو سعید ﷺ کو ساقط کر دیا. اس حدیث کے اور بھی طرق ہیں جو ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں.

[صحیح]

---

1 ابن ماجه [٢٣٤٠] عن عبادة و[٢٣٤١] عن ابن عباس والدارقطني [٣٠٧٩] عن أبي سعيد و[٤٥٣٩] عن عائشة (مسند أحمد ابن ماجه) عَن ابن عباس (ابن ماجه) عن عبادة. [صحيح الجامع ٧٥١٧] (صحيح)

2 (ضرر: کسی کو اپنے فائدے کے لیے نقصان یا تکلیف دینا.

ضرار: بلا فائدہ کسی کو نقصان یا تکلف دینا یا ضرر کے بدلہ ضرر پہنچانا)

۳۲. حقوق کے سلسلہ میں دعوی کے ساتھ دلیل کی ضرورت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَهُمْ لَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ.

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ [1] وَغَيْرُهُ هَكَذَا، وَبَعْضُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ. [2]

ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو محض ان کے دعووں کی بنیاد پر حق دے دیا جاتا تو کئی لوگ دوسروں کے مال اور ان کے خون پر دعوی کر دیتے، لیکن (اصول یہ ہے کہ) دلیل کی ذمہ داری دعوی کرنے والے پر ہے، اور جو (اس دعویٰ کا) انکار کرے اسکے ذمہ یمین (یعنی قسم) ہے.

یہ حدیث حسن ہے، اسے امام بیہقی نے وغیرہ نے اسی طرح روایت کیا ہے، اور اس کا بعض حصّہ صحیحین میں بھی موجود ہے.

[صحیح]

---

1 البيهقي بن السنن الكبرى [الدعوى والبينات ٢١٢٠١]
قال الألباني (صحيح) في إرواء الغليل ٢٦٨٥

2 صحيح البخاري: تفسير القرآن ٤٥٥٢ – صحيح مسلم: الأقضية ١ - (١٧١١)

۳۴۔ برائیوں کو روکنے کی کوشش اور اسکے مراتب

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ ﷛ قَالَ سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [1]

ابو سعید خدری ﷛ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یوں فرماتے سنا: تم میں سے جو شخص کسی برائی کو ہوتا دیکھے وہ اسے ہاتھ سے روک دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے (روکے)، اور اگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے (اس کے روکنے کی فکر کرے)، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

[1] صحيح مسلم: الإيمان ٧٨ - (٤٩)

۳۵. مسلمان کے ساتھ اچھے سلوک کی اہمیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا – وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ – بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنْ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ. [1]

ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: آپس میں حسد نہ کرو، محض قیمت بڑھانے کے لیے بولی پر بولی نہ لگاؤ، آپس میں ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، اور نہ ہی تعلّق توڑ کر ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ. اور تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے، بلکہ تم سب اللہ کے بندے اور ایک دوسرے کے بھائی بن جاؤ. ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، وہ اس کو (بے مدد) چھوڑ نہیں دیتا. وہ نہ اسے جھٹلاتا ہے اور نہ ہی اسے حقیر سمجھتا ہے. تقویٰ یہاں ہے. اور آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ یہ بات کہی. آدمی کے لیے اتنا ہی شر کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھی کو حقیر سمجھے. ایک مسلمان کی یہ ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں، اس کا خون، اسکا مال، اسکی عزت.

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے.

---

[1] صحيح مسلم: البر والصلة والآداب ٣٢ - (٢٥٦٤)

٣٦. دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِما سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ فِيمَا بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمْ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَذَكَرَهُمْ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ بهذا اللفظ. (١)

ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے اللہ تعالی اس سے قیامت کے دن کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کردیگا. اور جو کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈال دے، اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اسکے ساتھ پردہ پوشی کا معاملہ فرمائے گا، اور اللہ تعالی بندے کی مدد پر ہوتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد پر ہو، اور جو شخص علم کی طلب میں کوئی راستہ چلتا ہے اللہ تعالی اسکے اس عمل کی بنیاد پر اس کے لیے جنّت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور آپس میں اس کا درس کرتے ہے تو ان پر سکینت نازل گوتی ہے، انھیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، اور اللہ اپنے پاس فرشتوں میں انکا تذکرہ کرتا ہے، اور جس شخص کو اس کا عمل پیچھے کردے اسے اسکا نسب آگے نہیں کر سکتا.

اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ امام مسلم نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح مسلم: كتاب الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ ٣٨ - (٢٦٩٩)

٣٧. نیکی اور گناہ کے سلسلہ اللہ کا فضل اور عدل

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: إنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً".

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِي صحيحيهما بهذه الحروف. [1]

ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ اللہ کے رسول ﷺ سے روایت کرتے ہے، جو آپ ﷺ خود اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں. فرمایا: اللہ تعالی نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دیں، پھر اسے بیان بھی کر دیا. لہٰذا جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے لیکن اس پر عمل نہ کرسکے تو اللہ تعالی اپنے پاس اس کے لیے ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے، اور اگر وہ اس نیکی کی نیّت کرنے کے بعد اس نیکی پر عمل بھی کر لے تو اللہ تعالی اسکے لیے اپنے پاس دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیاں لکھ دیتا ہے. اور اگر بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرے لیکن پھر اس گناہ سے باز رہے تو اللہ تعالی اسکے لیے بھی اپنے پاس ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے، اور اگر وہ بندہ اس گناہ کو کر بیٹھے تو اسکے لیے بس ایک ہی گناہ لکھ دیتا ہے.

اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں انہیں الفاظ سے روایت کیا ہے.

---

[1] صحيح البخاري: الرقاق ٦٤٩١ – صحيح مسلم: الإيمان ٢٠٧ – (١٣١)

۳۸. ولایت کا حصول اور اسکے لوازمات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ وَلَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَلَئِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسکے لیے میری طرف سے جنگ کا اعلان ہے. اور بندہ فرائض سے زیادہ کسی اور چیز سے میرا قرب (نزدیکی) حاصل نہیں کر سکتا، اور نوافل کے ذریعہ وہ میرے قرب میں مزید بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں، پس جب میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اسکا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھے، اسکا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلے. اور اب (معاملہ یہ ہو جاتا ہے) کہ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے عطا کروں اور وہ مجھ سے پناہ مانگے تو ضرور اسے پناہ دوں.

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: الرقاق ٦٥٠٢

۳۹. اسلامی احکام میں انسانی مجبوریوں کی رعایت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ.

حَدِيثٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيّ [1]

ابن عبّاس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے میری امّت سے خطاء، بھول اور اس عمل سے درگذر کا معاملہ کیا ہے جو ان سے جبر کرکے کروایا جائے.

یہ حدیث حسن ہے، اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے.

[صحیح]

---

1 ابن ماجه [٢٠٤٥] والبيهقي في السنن الكبرى [١٥٠٩٤، ٢٠٠١٣]

(ابن ماجه بيهقي) عَن أبي هريرة. [صحيح الجامع ١٧٢٩] (صحيح)

۴۰. دنیامیں رہ کر آخرت کی فکر اور تیاری کرنا

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي وَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّك غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرْ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرْ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِك لِمَرَضِك وَمِنْ حَيَاتِك لِمَوْتِك.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. [1]

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہے: اللہ کے رسول ﷺ نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر ہو یا راستہ پار کرنے والا. اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتےf فرمایا کرتے: جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو، اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو، اپنی صحت کے زمانہ میں اپنی بیماری کے زمانہ کے لیے کچھ (توشہ) لے لو، اور اپنی زندگی میں موت کے لیے (اعمال) جمع کر لو.

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے.

[1] صحيح البخاري: الرقاق ٦٤١٦

۴۱. اپنی خواہشات کو شریعت کے تابع کرنا

عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ.

حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، رَوَيْنَاهُ فِي كِتَابِ "الْحُجَّةِ" (١) بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ.

ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنھما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش اس (دین) کے تابع نہ ہو جائے جسے میں لیکر آیا ہوں. (۲)

یہ حدیث حسن صحیح ہے، اسے ہم نے کتاب الحجہ میں صحیح سند سے روایت کیا ہے.

[ضعیف]

1 الحجة في بيان المحجة [حديث ١٠٣] للإمام قوام السنة [٤٥٧-٥٣٥ هـ] إسماعيل بن مُحَمَّد بن الفضل بن علي القرشي الطليحي التيمي الأصبهاني أبو القاسم الملقب بقوام السنة

قال الألباني: (ضعيف) في تحقيق المشكاة ١٦٧

2 اللہ تعالی نے فرمایا: {فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا } [النساء: ٦٥] ہر گز نہیں، آپ کے رب کی قسم، (اے نبی) یہ لوگ ایمان والے نہیں ہو سکتے، جب تک کہ یہ اپنے آپسی جھگڑوں میں آپ کو حکم نہ بنائیں، پھر آپ جو فیصلہ کر دیں اس سے اپنے جی میں تنگی بھی نہ پائیں بلکہ پوری طرح تسلیم کر لیں. [النساء ٦٥]

۴۲. اللہ کی رحمت اور گناہوں کی مغفرت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷛ قَالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! إنَّكَ مَا دَعَوْتنِي وَرَجَوْتنِي غَفَرْتُ لَك عَلَى مَا كَانَ مِنْك وَلَا أُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُك عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتنِي غَفَرْتُ لَك يَا ابْنَ آدَمَ! إنَّك لَوْ أَتَيْتنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُك بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [1]

انس بن مالک ﷛ فرماتے ہیں، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یوں فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے ابن آدم، جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا، اور مجھ سے امید رکھے رہے گا، تیرا عمل جیسا بھی ہو میں تیری مغفرت کرتا رہوں گا، اور مجھے اس کی کچھ پروا نہیں. اے ابن آدم، تیرے گناہ چاہے آسمان کی بلندی کو چھو جائیں پھر تو مجھ سے مغفرت چاہے تو میں ضرور تیری مغفرت کر دونگا اور کچھ پروا نہ کرونگا. اے ابن آدم، اگر تو زمین بھر کے گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن تو نے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تجھ سے ملوں گا.

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے، اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے.

[حسن]

[1] الترمذي [٣٥٤٠] (ترمذي الضياء) عن أنس. [صحيح الجامع ٤٣٣٨] (حسن)